تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

سیرت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ (البقرہ:273)

ترجمہ: اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے۔ جبکہ تم تو اللہ کی رضاجوئی کے سوا (کبھی) خرچ نہیں کرتے۔ اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

خدایا اے میرے پیارے خدایا
یہ کیسے ہیں ترے مجھ پر عطایا
شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا
کہ اُس کو تو نے خود فرقاں سکھایا

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے "سیرت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد رضی اللہ عنہ"

حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی پیدائش بھی اُن بے شمار نشانوں میں سے ایک تھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت و نصرت کے لئے نازل ہوئے۔ حضورؑ نے مئی 1895ء میں اپنی کتاب "ضیاء الحق" میں لکھا کہ "ہمیں خدا تعالیٰ نے عبد الحق کی یاوہ گوئی کے جواب میں بشارت دی تھی کہ تجھے ایک لڑکا دیا جائے گا جیسا کہ ہم اسی رسالہ "انوار الاسلام" میں اس بشارت کو شائع بھی کر چکے ہیں۔ سو الحمد للہ والمنۃ کہ اس الہام کے مطابق 27ذیقعد 1312ھ میں مطابق 24مئی 1895ء میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام شریف احمد رکھا گیا"

حضرت مرزا شریف احمد رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر 24مئی 1895ء کو عالم کشف میں حضرت مسیح موعودؑ نے دو نظارے دیکھے جن کے بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب یہ پیدا ہوا تھا تو اس وقت عالم کشف میں آسمان پر ایک ستارہ دیکھا جس پر لکھا تھا" **مُعَبِّرُاللہ**"

"اس وقت عالم کشف میں مَیں نے دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اُترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا۔ اس پر لکھا تھا "**مُعَبِّرُاللہ۔**"

(تذکرہ صفحہ 227 ایڈیشن پنجم)

آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو متعدد الہامات و کشوف ہوئے تھے جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

1903ء میں جب طاعون کا زور تھا۔ اُس وقت حضرت صاحبزادہ صاحبؓ شدید بیمار ہو گئے۔ حضورؑ کو فکر لاحق ہوئی کہ اگر خدا نخواستہ بچہ فوت ہو گیا تو مخالفوں کو حق پوشی کا موقعہ ملے گا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: "مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں فوت ہو گیا تو دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس پاک وحی کی تکذیب کریں گے جو اس نے فرمایا ہے "اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ یعنی مَیں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔"

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 87)

اسی فکر اور حالت میں آپؑ نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ آپؑ فرماتے ہیں ''میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہو گئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے، تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کر چکا تھا، فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام ونشان اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔''

(روحانی خزائن جلد22صفحہ 88)

1903ء ہی کے ایک کشفی نظارہ کے ذکر میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ''چند سال ہوئے ایک دفعہ ہم نے عالمِ کشف میں اسی لڑکے شریف احمد کے متعلق کہا تھا کہ

''اب تُو ہماری جگہ بیٹھ ہم چلتے ہیں۔''

(تذکرہ صفحہ402)

سامعین! اگر ہم آپؓ کی زندگی کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ اس کشف میں دراصل اشارہ تھا کہ آپؓ کی زندگی حضور علیہ السلام کے جاری فرمودہ کاموں کے سرانجام دینے میں گزرے گی۔ چنانچہ آپؓ کی عمر کا اکثر حصہ نظارت تعلیم وتربیت اور نظارت اصلاح وارشاد کے ناظر کے طور پر کام کرتے ہوئے بسر ہوا۔ لہذا حضور علیہ السلام کا یہ کشف کچھ تو آپؓ کی زندگی میں پورا ہوا اور اس کا کچھ حصہ آپؓ کی نسل کے ذریعہ بھی پورا ہو رہا ہے کیونکہ حضرت اقدس علیہ السلام کی قائم مقامی اور جانشینی کرنے والے اصل وجود تو آپؑ کے خلفاء ہی ہیں اور اس کی ایک مثال ہمارے موجودہ پیارے امام، خلیفۂ وقت حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں جو کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کے بارے میں فرماتے ہیں: شریف احمد کو خواب میں دیکھا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور دو آدمی پاس کھڑے ہیں۔ ایک نے شریف احمد کی طرف اشارہ کر کے کہا **''وہ بادشاہ آیا''** دوسرے نے کہا **''ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔''** فرمایا ''قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو ردّ کرے۔''

خواب میں پگڑی دیکھنا عزت اور مرتبہ حاصل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اس رؤیا کا ایک حصہ آپ کے قاضی بننے کی پیش خبری ہے جو لفظاً اور مفہوماً دونوں طرح پوری ہوئی اور آپؓ نظام سلسلہ کے ماتحت ایک دفعہ قاضی بھی مقرر ہوئے تھے۔

سامعین! جیسا کہ خاکسار نے ابتداء میں تلاوت کی ہے کہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ یعنی جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو تو وہ تمہارے اپنے ہی فائدہ میں ہے کے تحت الہام ''وہ بادشاہ آیا'' بھی اس طرح آپؓ کی زندگی پر پورا اُترتا ہے کہ خرچ کرتے یا خیرات کرتے وقت آپ یہ نہیں سوچتے تھے کہ میرے پاس کچھ باقی بچتا بھی ہے کہ نہیں۔ بیان کرنے والے بیان کرتے ہیں کہ گول بازار ربوہ میں سے گزرتے یا راہ چلتے کوئی محتاج یا سوالی سامنے آجاتا تو آپ فوراً جیب میں ہاتھ ڈالتے اور پانچ دس یا بیس روپے جو ہاتھ میں آتا اسے عنایت فرما دیتے اور ایسے بھی کئی مرتبہ دیکھا کہ ہاتھ میں سو روپے کا نوٹ آگیا ہے تو وہی اسے تھما دیا اور لینے والا پریشان ہو گیا کہ یہ حقیقت ہے یا خواب دیکھ رہا ہوں کیونکہ اس وقت ساٹھ ستر روپے تو کارکن کی تنخواہ ہوتی تھی۔ تو جو کچھ بھی خرچ کیا خدا کی خاطر ہی کیا جس نے آپؓ کو دین اور دنیا دونوں میں ہی سُرخرو کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رؤیا ''وہ بادشاہ آیا'' حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے روحانی بادشاہ بننے کی صورت میں بھی پوری ہوئی جو کہ آپؓ کے پوتے ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کیا تھا۔ آپؓ نے قرآن کریم حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ موجد قاعدہ یسرنا القرآن سے پڑھا۔ بعض دینی علوم حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحبؓ سے حاصل کئے اور بخاری شریف درساً درساً مکمل کی۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ قادیان میں حاصل کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے درسوں میں شامل ہوتے رہے۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضورؓ کی خاص توجہ آپؓ کو حاصل تھی۔ حضرت منشی نور محمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ہم سترہ اٹھارہ آدمی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی مجلس علم وعرفان میں بیٹھے تھے کہ آپ پر خاص حالت طاری ہوئی۔ حضور نے فرمایا دیکھو! تمام لوگ مجلس میں موجود ہیں؟ عرض کیا گیا کہ میاں شریف احمد صاحب ابھی اٹھ کر باہر گئے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں فوراً بلائیں۔ آپ اسی حالت میں انتظار میں رہے۔ جب میاں صاحب واپس تشریف لائے تو حضورؓ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بہت تضرّع سے دعا کی۔ دعا سے فارغ ہو کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی تھی کہ اس وقت مجلس میں شامل لوگ جنتی ہوں گے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ ہماری اس مجلس کا کوئی ساتھی باہر نہ رہ جائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 30مارچ 2012ء)

1911ء میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے ایک پرائیویٹ کلاس گھر میں شروع فرمائی اس کلاس میں بھی آپ شامل رہے۔ اس کلاس میں خطبہ الھامیہ، دروس النحویہ حصہ دوم، قصیدہ بانت سعاد پڑھایا جاتا تھا۔ قادیان میں جو سب سے پہلے مبلغین کلاس جاری ہوئی آپؓ بھی اس کلاس کے طالب علم تھے۔ قرآن مجید صحاح ستہ مکمل اور اصول فقہ کی بعض بنیادی کتابیں آپ نے اس جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ تقریباً چھ ماہ تک جامعۃ الازھر میں بھی تعلیم حاصل کی۔ ظاہری تعلیم تو یہی تھی لیکن آپ کے تبحرِ علمی کو دیکھ کر احساس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو دینی و دنیوی علوم سے نوازا تھا۔ آپؓ کو تاریخ سے بھی دلچسپی تھی فوج اور صنعت و حرفت کے علوم پر بھی دسترس حاصل تھی۔ انگریزی اور عربی زبانوں میں خاص قابلیت رکھتے تھے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں کہ آپؓ نے ظاہری تعلیم بہت التزام سے یا کالجوں وغیرہ میں حاصل نہیں کی تھی لیکن علم وسیع اور ٹھوس تھا۔ علم دین کے ہر پہلو پر عبور تھا۔ عربی ایسی پڑھاتے تھے کہ چند دن میں پڑھنے والے کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتے۔ قادیان سے مربیان کی جو پہلی کلاس جاری ہوئی اُس میں بھی آپؓ شامل تھے۔ قرآن مجید، حدیث اور علم الکلام سے آپؓ کو خاص لگاؤ تھا۔ کئی دفعہ رمضان المبارک کے دوران مسجد مبارک میں بخاری شریف کا درس دیا۔

سامعین! حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کی پہلی بیوی محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ 27؍اکتوبر 1906ء کو وفات پا گئیں تھیں۔ اُن کی وفات کے بعد حضرت نواب صاحب کو اپنی صاحبزادی حضرت بوزینب بیگم صاحبہ کی شادی کی فکر لاحق ہوئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی اس بات کا احساس تھا۔ ایک روز آپؑ کو اس طرف توجہ پیدا ہوئی اور آپؑ نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کے رشتہ کا پیغام دیا جو حضرت نواب صاحبؓ نے بڑی خوشی سے قبول کر لیا۔ رشتہ طے ہونے کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت نواب صاحبؓ کو یہ بھی تحریک فرمائی کہ زندگی کا اعتبار نہیں، نکاح مسنون طور پر کر دیا جائے اور دونوں کے بلوغ کے بعد رخصتانہ ہو جائے گا۔ چنانچہ 15؍نومبر 1906ء کو قادیان دارالامان میں بعد نماز عصر نئے مہمان خانہ کے صحن میں حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحبؓ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر اس مبارک نکاح کا اعلان فرمایا۔ آپؓ نے اپنے خطبہ نکاح میں **بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا** کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "اس آدم کی اولاد بھی دنیا میں اسی طرح پھیلنے والی ہے، میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں۔ کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اُس کے مکالمات سے مشرف ہوں گے ..... مجھے سب سے بڑھ کر جوش اس بات کا ہے کہ میں مسیح موعودؑ کی بیوی، بچوں، متعلقین اور قادیان کے رہنے والوں کے واسطے دعائیں کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو رجالاً کثیراً اور تقویٰ اللہ والے کا مصداق بنائے"۔ ایجاب و قبول کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے دعا کروائی۔ البتہ شادی حضورؑ کی وفات کے بعد 9 مئی 1909ء کو ہوئی اور 10 مئی 1909ء کو دعوت ولیمہ ہوئی۔

خدا تعالیٰ نے آپؓ کو چھ بچوں سے نوازا یعنی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ، محترمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ اہلیہ مکرم نواب عباس احمد خاں صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا خورشید احمد صاحب۔

سامعین کرام! آپؓ کو قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ سے عشق تھا۔ دوسروں سے بھی پڑھواتے تھے۔ تربیت کے لیے بچوں سے کثرت سے قرآن مجید سنتے تھے۔ عموماً پیار و محبت سے اور دعا سے ہی نصیحت فرماتے۔ کسی بات پر زور دینا ہو تو بار بار فرماتے لیکن غصہ میں نہ آتے۔ بچیوں کو ناخن بڑھانے اور بے جا فیشن کرنے سے منع فرماتے۔ بچوں کو پڑھنے کی تلقین فرماتے اور مطالعہ کی عادت ڈالنے کے لیے اچھی کہانیوں کی کتب لا کر دیتے اور پھر وہ کہانیاں ان سے سنتے بھی۔ سائیکل چلانا سیکھنے کی تلقین فرماتے اور بندوق اور پستول سے نشانہ کرنا سکھاتے۔ آپؓ کی گفتگو میں مزاح کا پہلو بھی پایا جاتا تھا۔ لطیف ادب سے لگاؤ تھا۔ شعر و سخن سے دلچسپی تھی، خود بھی شعر کہتے تھے۔

اے خدا مجھ کو تو دنیا میں مزا آتا نہیں
اس جہاں کا کوئی بھی منظر مجھے بھاتا نہیں

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ صبح کی نماز کے بعد افرادِ خانہ کو اکٹھا کر کے 15 یا 20 منٹ کا درس دیا کرتے تھے اور طریق یہ تھا کہ حاضرین میں سے کسی کو حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب پڑھنے کو کہتے اور جس بات کی تشریح کی ضرورت ہوتی وہ فرماتے تھے۔ آپؓ بلند آواز میں سفر

میں بھی تلاوت کرتے تھے۔ صحابہؓ بتاتے تھے کہ آپؓ کی آواز حضرت مسیح موعودؑ کی آواز سے ملتی تھی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر 'ذکرِ حبیب' کے موضوع پر کئی تقاریر بھی فرمائیں۔

آپؓ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ 1953ء میں آپؓ نے دو ماہ کی سخت قید کاٹی۔ رتن باغ لاہور سے آپؓ کو اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو ایک سراسر ناجائز اور غلط الزام میں گرفتار کر لیا گیا اور سزا سنائی گئی لیکن اللہ کے فضل سے آپ دونوں بزرگ تقریباً دو ماہ کے بعد قید سے رہا ہو گئے۔ اس دوران بھی آپؓ ہشاش بشاش اور مطمئن نظر آئے اور ساتھی قیدیوں کو دلچسپ واقعات اور ایمان افروز باتیں سنا کر اُن کا حوصلہ بلند کرتے رہے۔ گویا جیل میں بھی ہر روز مجلسِ عرفان سجتی تھی۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 241-245)

آپؓ کچھ عرصہ فوج میں بھی رہے اور احمدیہ ٹیریٹوریل فورس کا انتظام بھی آپؓ کے سپرد رہا۔ جب آپؓ فوج میں گئے تو آپؓ کے پاس نشانہ میں اوّل آنے کا تمغہ موجود تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں مردانہ شجاعت کا ایک نمایاں وصف بھی تھا۔ محترم مرزا منصور احمد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ لاہور میں جماعت کے خلاف جلوس وغیرہ دیکھنے کے لیے کئی دفعہ آپؓ اکیلے ہی گھر سے نکل جاتے تھے، ہم پریشان ہو جاتے لیکن آپؓ بڑے آرام اور تسلی سے واپس آ رہے ہوتے تھے کہ مَیں ذرا حالات دیکھنے گیا تھا۔ ایک دفعہ آپؓ تانگے پہ سفر کر رہے تھے کہ اچانک تانگے کے آگے ایک سانپ پھن پھیلائے آ گیا۔ سواریاں چھلانگیں لگا کر اِدھر اُدھر ہو گئیں لیکن آپؓ اُتر کر سانپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُس کی طرف بڑھے تو وہ بھاگ گیا۔

قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت اور شعائر اللہ کی حفاظت کے لیے نظارتِ خاص قائم فرمائی جس کا ناظر آپؓ کو مقرر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے آپؓ کی بیدار مغزی اور حُسنِ تدبیر سے احرار کی چالیں ناکام ہونے لگیں تو دُشمن نے آپؓ پر ایک شخص حنیفا کے ذریعے لاٹھی سے حملہ کروایا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے آپؓ محفوظ رہے۔

(خدیجہ 2013ء شمارہ نمبر 1 صفحہ 163)

1955ء میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی نگرانی میں بڑے سائز پر ربوہ کا ایک نقشہ تیار کروایا گیا جو بعد میں شائع ہوا جس میں شہر کی سڑکوں، گلیوں اور دیگر مشہور پبلک مقامات کو نمایاں کیا گیا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 328)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ بعض لحاظ سے خاص مشابہت تھی۔ یہ مشابہت جسمانی نوعیت کے لحاظ سے بھی تھی اور حضرت مسیح موعودؑ کی طرح مزاج میں ایک لطیف قسم کا توازن پایا جاتا تھا اور طبیعت میں انتہائی سادگی اور غریب نوازی تھی۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ فرماتی ہیں کہ میری اور آپؓ کی عمر میں بہت کم فرق تھا۔ ہر وقت کا ساتھ، اکٹھے کھیلنا کودنا۔ بچپن میں بہت شوخ و شنگ بھی تھے مگر کبھی نہیں لڑے۔ مجھے کبھی انہوں نے نہیں ستایا، بلکہ ہمیشہ میرا ہی کہنا مان لیتے۔ شادی ہوئی تو دوہرا رشتہ ہوا میرے میاں کے داماد بنے۔ کئی سال پھر بوزینب بیگم کی علالت کے سلسلہ میں ہمارے ہاں ٹھہرے۔ لیکن کبھی تکرار نہیں ہوئی۔ میرا بھائی میرا بھائی ہی بنا رہا۔ لوگوں کی نظر میں یہ ایک معمولی بات ہو سکتی ہے مگر میری نگاہ میں اس بات کی بے حد قدر تھی۔

(رسالہ الفرقان ربوہ جنوری، فروری 1962ء صفحہ 44)

1924ء اکتوبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سفر یورپ کے دوران مسجد فضل لندن کی بنیاد رکھی اور یہاں پہلا تاریخی جمعۃ المبارک پڑھایا۔ اس جمعۃ المبارک میں شامل ہونے والے افراد میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمدؓ صاحب بھی تھے۔

(الحکم قادیان 28 نومبر 1924ء صفحہ 4)

اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو زبردست روحانی قوت عطا فرمائی تھی اور آپؓ کی توجہ بڑی اثر انگیز تھی۔ حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شکار کے لیے ہم شیخوپورہ گئے اور شہر کے اردگرد جنگل میں پھرتے ہوئے دُور تک نکل گئے۔ ایک جگہ ہمیں جھونپڑی نظر آئی جس کے اندر ایک بوڑھا سکھ لیٹا ہوا درد سے تڑپ رہا تھا اس نے علاج کے لیے بہت سے تعویذ باندھ رکھے تھے۔ اس نے بتایا کہ کئی دن سے اس کا یہی حال ہے۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر ہمیں بڑا ترس آیا۔ مَیں نے حضرت میاں

صاحبؓ سے دعا کے لیے عرض کیا تو آپؓ نے زیر لب کچھ دعائیں پڑھنے کے بعد اس پر دَم کیا تو اسے فوراً آرام آ گیا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر آپؓ کا شکریہ ادا کیا اور دعائیں دیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 مارچ 2012ء)

سامعین! آپؓ لمبا عرصہ اعصابی تکالیف اور نقرس وغیرہ سے بیمار رہے مگر آپ نے اس بیماری اور تکلیف کو غیر معمولی صبر، ہمت اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ بعض اوقات زندگی کی امید باقی نہ رہتی تھی پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق **عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلیٰ خِلَافِ التَّوَقُّع** زندگی کی مہلت بڑھتی چلی گئی۔ 26 دسمبر 1961ء بوقت آٹھ بجے صبح بعمر ساڑھے 66 سال ربوہ میں آپؓ نے وفات پائی۔ جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کے اختتام پر (جس کو مختصر کر دیا گیا تھا) بعد دوپہر اڑھائی بجے بہشتی مقبرہ ربوہ کے وسیع میدان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ کے احاطہ خاص میں تدفین ہوئی۔

(ضمیمہ الفضل ربوہ 28 تا 30 دسمبر 1961ء)

آپؓ کی عمر 66 سال تھی اور آپؓ اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی عمر میں فوت ہوئے۔

آپ کی وفات سے ایک رات قبل مکرم حکیم پیر احمد شاہ صاحب آف سیالکوٹ نے خواب دیکھا کہ آپؓ چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں، چارپائی کے ایک طرف حضرت مسیح موعودؑ اور دوسری طرف حضرت اماں جانؓ ہیں۔ آپؓ کے بازو میں درد ہوتا ہے جس کا اظہار آپؓ حضورؑ سے کر رہے ہیں۔ حضورؑ بڑی محبت کے ساتھ فرماتے ہیں: ”بیٹا! فکر نہ کرو، تم دس بجے سے پہلے میرے پاس پہنچ جاؤ گے“۔ 26 دسمبر کی صبح دس بجے سے پہلے آپؓ کی وفات سے یہ خواب پورا ہو گیا۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے تحریر فرمایا: وہ عالی دماغ، وہ جوہر قابل، وہ نیر تاباں، افسوس کہ بیماریوں کے بادلوں میں اکثر چھپا رہا اور اس کی پوری روشنی سے اس کی قابلیت خداداد سے دنیا فائدہ نہ اٹھا سکی ... وہ ایک نہایت شریف اسم بامسمیٰ، نہایت صاف دل، غریب طبیعت، دل کے بادشاہ، عالی حوصلہ، صابر، متحمل مزاج وجود تھے... کوئی بطور سچی شہادت کے مجھ سے ان کی بابت سوال کرے تو میں یہی کہونگی کہ وہ ایک ہیرا تھا نایاب، وہ سراپا شرافت تھا۔ ایک چاند تھا جو چھپا رہا۔“

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری لکھتے ہیں:

خاکسار کو حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے ساتھ نظارت تعلیم و نظارت تبلیغ میں سالہا سال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ آپؓ کی زندگی ہمدردی اور سلسلہ کے لئے غیرت کا ایک نمونہ تھی۔ آپ کو اپنے ماتحتوں کی تکلیف کا بہت احساس ہوتا تھا، آپ کو چین نہیں آتا تھا جب تک اس تکلیف کا ازالہ نہ کر لیں۔ آپ بلاشبہ نظام کے بڑے قائل تھے مگر طبیعت میں خدمت دین کرنے والوں کیلئے گہری محبت تھی۔ اپنے اساتذہ بالخصوص حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کا بہت احترام کرتے تھے۔

(ماہنامہ نصار اللہ ربوہ جنوری 2005ء)

سامعین کرام! حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد اور ان پانچ تن میں سے تھے جنہیں حضورؑ نے اپنے خاندان کی بنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اِک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیّدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بِنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✿✿✿✿